العصر ریسرچ جرنل

AL-ASR Research Journal

Publisher: Al-Asr Research Centre, Punjab Pakistan
E-ISSN 2790-5845 P-ISSN 2790-5837
Vol.02, Issue 03 (July-September) 2022
https://alasr.com.pk/ojs3308/index.php/alasar/index
HEC Category "Y"

Title Detail

Urdu/Arabic: شرح سنن ابنِ ماجہ (علامہ محمد لیاقت علی رضوی) میں "کتاب الفتن" کا تحقیقی جائزہ

English: **A Research Review of Kitab al-Fittan in Shrah Sunan Ibn-e- Majah (Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi)**

Author Detail

1. Shama Yasin
M. Phil Scholar
Government College Women University, Faisalabad
Email: shamayasin983@gmail.com

2. Mrs. Shazia
Assistant Professor
Incharge, Department of Islamic Studies
Government College Women University, Faisalabad
Email: shazia.adnan81@gmail.com

How to cite:
Shama Yasin, and Mrs. Shazia. 2022. " شرح سنن ابنِ ماجہ (علامہ محمد لیاقت علی رضوی) میں 'کتاب الفتن' کا تحقیقی جائزہ: A Research Review of Kitab Al-Fittan in Shrah Sunan Ibn-E- Majah (Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi)". AL- ASAR Islamic Research Journal 2 (3). https://alasr.com.pk/ojs3308/index.php/alasar/article/view/48.

Copyright Notice:
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

شرح سنن ابنِ ماجہ (علامہ محمد لیاقت علی رضوی) میں "کتاب الفتن" کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of Kitab al-Fittan in Shrah Sunan Ibn-e- Majah (Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi)

Shama Yasin
M. Phil Scholar
Government College Women University, Faisalabad
Email: shamayasin983@gmail.com

Mrs. Shazia
Assistant Professor
Incharge, Department of Islamic Studies
Government College Women University, Faisalabad
Email: shazia.adnan81@gmail.com

Abstract

"Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi Qadri Hanafi was born in Chak Sentaka, a famous village of Bahawalnagar district. He earned a name in various sciences and arts in a very short time. Your religious and literary services are numerous. You worked mostly on translations and commentaries. "Shrah Sunan of Ibn-e-Majah" by Liaqat Ali Rizvi is considered among Urdu commentaries. From the Shrah Sunan of Ibn-e-Majah, "Kitab-al-Fittan" is a book in which the rulings and problems related to fittanah and mischief were clearly explained in the light of the Qur'an and Hadith. There are 36 Baabs of this book, out of which I have presented a research review of some of the most important Fittans of "Kitab al-Fittan" and have described only those fits that Allama Rizvi has a stand on."

Key Words: Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi, commentaries, Shrah Sunan Ibn-e-Majah, Kitab al-Fittan, Qur'an, Hadith

لیاقت علی رضوی اور "شرح سنن ابنِ ماجہ" کا تعارف

تعارف: لیاقت علی رضوی

علامہ لیاقت علی رضوی کا شمار اُن علماء کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی کو اسلام اور اس کی نشر و اشاعت کے فروغ کے لیے وقف کیا۔ آپ نے بہت ہی کم عرصے میں مختلف علوم و فنون میں نام کمایا اور تدریسی و تصنیفی کام کی طرف متوجہ ہوئے۔

ا: اسم

آپ کا نام محمد لیاقت علی رضوی قادری حنفی اشعری ماتریدی محمدی ہے۔

ب: ولادت

آپ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو ضلع بہاول نگر کے ایک مشہور گاؤں چک سینتکا میں پیدا ہوئے۔

ج: تعلیم و تدریس:

آپ نے کلاس اوّل سے لے کر پرائمری تک کی تعلیم اپنے قریب کے گاؤں بونگہ احسان بی بی کے گورنمنٹ پرائمری سکول سے حاصل کی۔ صرف دو ہی اساتذہ کرام جناب محترم ماسٹر نور محمد (مرحوم) صاحب اور جناب محترم ماسٹر ممتاز صاحب تعلیم دیا کرتے تھے۔

اس کے بعد کلاس چھٹی کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے گورنمنٹ ہائی سکول ماڑی میاں صاحب میں داخلہ لیا۔ اساتذہ کے مزاج کی وجہ سے بہت کم عرصہ یہاں تعلیم حاصل کی۔ قرآن مجید کی تعلیم کے حصول کے لیے ان کے ماموں زاد بھائی جامعہ نعیمیہ لاہور کے فاضل مولانا مظہر احمد سنتوی کے پاس آپ کو لے کر آئے۔ یہاں پر کھانے پینے کی عدم موافقت کی وجہ سے بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ ایک یا دو ہفتوں کے بعد گھر واپس لوٹ آئے۔ تعلیمی سال کے ضائع ہونے پر آپ خوف و پریشانی میں مبتلا ہوئے۔ اس پریشانی سے نجات حاصل کرنے کے لیے ایک اور دینی ادارے جامعہ مہریہ چک نمبر 105/6R میں تعلیم کے حصول کے لیے چلے گئے۔

جامعہ مہریہ میں سال اوّل کا درس نظامی کی تعلیم کے بعد مصنف میں یہ شوق پیدا ہوا کہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں درس نظامی کی تعلیم سیکھی جائے۔ ۹۶۔۱۹۹۵ء کے دوران جامعہ نعیمیہ لاہور میں درس نظامی کی تعلیم کی غرض سے آئے اور یہاں پر باقاعدہ درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔

د: اساتذہ

یہاں پر اساتذہ کرام سے مندرجہ ذیل درس نظامی کی یہ کتابیں پڑھیں۔ ڈاکٹر راغب حسین نعیمی سے نور الایضاح، مولانا کلیم فاروقی صاحب سے قرآن کا ترجمہ، علامہ حافظ صابر صاحب سے ہدایۃ النحو، مولانا ڈاکٹر سلیمان قادری سے مراح الارواح، مولانا علامہ حاجی امداد اللہ نعیمی سے علم الصیغہ، ڈاکٹر عارف حسین صاحب سے اصول شاشی، مولانا محبوب احمد چشتی سے قدوری، ہدایہ اولین، مجموعہ منطق، غلام نصیر الدین نصیر چشتی سے علامہ صاحب نے ان سے درج ذیل کتب کا علم حاصل کیا۔ نور الانوار، شرح ملا جامی، مشکوۃ، ہدایہ اخرین، شرح عقود رسم المفتی، سلم العلوم، قطبی، دروس البلاغہ ان کے علاوہ بھی بہت سے دلائل و اصول سے متعلق ان سے سیکھنے کا شرف حاصل کیا۔

ہ: دنیاوی تعلیم کا حصول

درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ علامہ صاحب نے میٹرک، ایف اے، فاضل عربی لاہور بورڈ سے جبکہ پنجاب یونیورسٹی

سے بی۔اے اور ایم۔اے اسلامیات اچھی پوزیشن کے ساتھ پاس کیا۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے A.T.T.C کا ڈپلومہ بھی کیا۔

و: عملی زندگی کا آغاز

لیاقت علی رضوی نے اپنی عملی زندگی کا آغاز جامعہ نعیمیہ سے سند حاصل کرنے کے بعد ۲۰۰۳ء میں جامعہ نعیمیہ کی شاخ جامعہ شہابیہ اچھرہ میں تین سال تک درس نظامی سے متعلق کتب مثلاً کافیہ، قدوری، مرقات، نور الایضاح، علم الصیغہ، ہدایۃ النحو، نحو میر اور باقی تمام اوّلین نصابی کتابیں پڑھائی۔ اس کے بعد جامعہ فاروقیہ اور اس کے ایک سال بعد جامعہ شیخ الاسلام سبزہ زار کالونی لاہور میں بھی درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔

ز: دینی و تصنیفی خدمات

لیاقت علی رضوی صاحب کی دینی و تصنیفی خدمات بے شمار ہیں۔ ۲۰۰۱ء میں رسالہ عقائد کے موضوع پر "حسام الایمان" لکھا۔ اس طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سوانح پر بھی ایک رسالہ تحریر کیا۔ اور اس کے علاوہ مختلف مضامین روزنامہ "نوائے وقت" اور ماہنامہ "نوائے انوار مدینہ" میں سلسلہ وار شائع ہوتے ہیں۔

ان سب کے علاوہ علامہ صاحب نے ۲۰ سے زائد کتب بھی تحریر کیں۔ جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

تفسیر مصباحین اُردو ترجمہ شرح تفسیر جلالین، شرح ابوداؤد (۸ جلدیں)، شرح فقہ اکبر (۱ جلد)، مسند خلفائے راشدین (۱ جلد)، بہار ایمان (۱ جلد)، شرح نور الایضاح (۱ جلد)، شرح قدوری مع مذاہب اربعہ (۲ جلد)، قواعد فقہیہ، شرح بخاری شریف۔۔ شرح آثار سنن (۱ جلد)، شرح صحیفہ ہمام بن منبہ (۱ جلد)، تذکرہ انبیاء و صالحین (۱ جلد)، مصباح البلاغہ اُردو ترجمہ و شرح دروس، البلاغہ (۱ جلد)، شرح ہدایۃ النحو (۱ جلد)۔۔ شرح انتخاب حدیث (۵ جلدیں)، شرح سنن نسائی (۶ جلدیں)، شرح سنن ابنِ ماجہ (۶ جلدیں)، شرح اصول شاشی (ایک جلد)۔ علامہ صاحب کی کتب کی تعداد ۲۰ ہے جن میں زیادہ تر کتب تراجم و شروح پر مشتمل ہے۔[1]

شرح سنن ابنِ ماجہ (لیاقت علی رضوی)

1: تعارف

لیاقت علی رضوی نے جب لکھنے کا آغاز کیا تو ہر طرف حدیث کے آگہی کا چرچا تھا۔ سنن ابنِ ماجہ کے بہت سے عربی تراجم و حواشی ہو چکے تھے۔ اس دور میں لیاقت علی رضوی نے اُردو میں تشریح کرنے کا بیڑہ اُٹھایا۔ شبیر برادرز سے شائع ہوا۔ ابنِ ماجہ کی شرح کو چھ جلدوں میں کیا پہلی جلد مئی ۲۰۱۵ء میں مکمل ہوئی۔ اس کے مترجم ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر ہیں۔ اس کی طباعت اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور سے ہوئی کمپوزنگ ورڈز میکر سے کرائی گئی تھی۔

2: اشاعت

شرح سنن ابنِ ماجہ شبیر برادرز اُردو بازار لاہور سے شائع ہوئی جو کہ ملک شبیر حسین کی زیر نگرانی اپنی خدمات دیتا ہے۔ اس

کی طبع اوّل مئی ۲۰۱۵ء میں ہوئی۔

3: محاسن

سنن ابنِ ماجہ کی جو شرح زیرِ بحث ہے اس کی چند محاسن کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔ شرح میں غیر ضروری طوالت سے حتی الامکان اجتناب کیا گیا ہے۔ عموماً ہر باب کے آغاز میں پورے باب کا ماحصل اور خلاصہ کو مختصر طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ ہر حدیث کے ساتھ حاشیے میں بتایا گیا ہے کہ یہ حدیث فلاں فلاں حدیث کی بنیادی کتاب میں بھی موجود ہے۔ سنن ابنِ ماجہ کا پورا متن درج کیا گیا ہے صرف احادیث پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ سنن ابنِ ماجہ کی تمام احادیث پر اعراب لگائے گئے ہیں۔ سنن ابنِ ماجہ کی تمام احادیث کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔ اور جو مسائل نکلتے ان کی شرح کے لیے علیحدہ عنوان دیا گیا ہے۔ شرح میں جہاں بھی ایسی حدیث آئی جس میں امام ابنِ ماجہ منفرد ہیں اس کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر "**فضاله بن عبيد حدثه ان النبى ﷺ، قال: المؤمن من امنه الناس على اموالهم و انفسهم والمهاجر من هجر الخطايا والذب**"[2] اس روایت کو نقل کرنے میں امام ابنِ ماجہ منفرد ہیں۔ احادیث میں اگر کسی واقعہ، قصہ یا غزوہ کی طرف اشارہ ہے تو اس کو بھی مکمل طور پر واضح کر کے بیان کیا ہے۔ احادیث میں تعارض کے مقامات پر محدثین اور سلف صالحین سے مستفادہ بہترین توجیہات سے اس کا عمدہ حل پیش کیا گیا ہے۔ قارئین کی سہولت کے لیے احادیث پر اہم عنوانات قائم کیے گئے ہیں نیز شرح کے دوران بھی اہم مقامات پر عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔ ہر حدیث پر سنن ابنِ ماجہ کی ترتیب سے حدیث کا نمبر درج کیا ہے اسی طرح ہر باب کا نمبر اور باب کے مطابق حدیث کا نمبر علیحدہ دیا گیا ہے۔ حدیث شریف کا بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس میں بہت سی محققانہ اور فاضلانہ ابحاث ہیں۔

4: کمزور پہلو

علامہ نے اپنی شرح میں کچھ باب ایسے بیان کیے ہیں جن کی انھوں نے شرح بیان کی اور کچھ باب ایسے ہیں جن کی شرح بالکل بیان نہیں کی اور بہت سی احادیث ایسی ہیں جن کی شرح کرتے ہوئے اپنے مؤقف کو بھی بیان کیا اور کچھ احادیث کی شرح کرتے ہوئے اپنے مؤقف کو بیان نہیں کیا۔ انھوں نے اپنی شرح میں جن حوالہ جات کو استعمال کیا وہ مکمل نہیں بلکہ صرف کتاب کا نام اور حدیث نمبر لکھا ہے۔ اس شرح میں حوالہ دیتے ہوئے عصرِ جدید کے تقاضوں کو مدِّ نظر نہیں رکھا گیا۔

5: منہج واسلوب

شرح سنن ابنِ ماجہ میں علامہ صاحب نے ہر بات کو واضح طور پر اور دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ حوالوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بات کو مکمل بیان کیا ہے۔ اسلوب بیان نہایت شاندار اور الفاظ کو خوب آسان طریقے سے بیان کیا کہ پڑھنے والا آسانی کے ساتھ مفہوم تک پہنچ سکتا ہے اور شرح کو نہ اتنا مختصر بیان کرتے کہ سمجھ نہ آئے اور نہ اتنا طویل بیان کرتے کہ عنوان کے آگے سے آگے بات نکل جائے بلکہ جامع اور مختصراً انداز میں تشریح و توضیح کرتے ہیں۔ ہر حدیث کا الگ الگ مقام بتایا اور یہ بھی بتایا کہ فلاں حدیث کتب خمسہ میں کہاں کہاں موجود ہے۔ اگر کوئی حدیث صرف ابنِ ماجہ سے روایت ہے تو اس کا بھی ذکر بیان کرتے اور یہ بھی بتایا کہ یہ صرف

ابنِ ماجہ کی ہے۔ وہ اس روایت کو ذکر کرنے میں منفرد مقام رکھتے۔

ا: فتن کے لغوی واصطلاحی معنی

"المنجد" میں فتنہ کے معنی، "الفتنۃ: آزمائش، گمراہی و کفر، رسوائی، رنج، دیوانگی، عبرت، عذاب، مرض، مال و اولاد، اختلاف، آراء، وقوعِ جنگ وجدال۔[3]

الفتن فتنۃ کی جمع ہے۔ جس کے لغوی معنی سونے کو آگ میں تپا کر کھرا کھوٹا معلوم کرنا۔ آزمائش، امتحان اور اختیار کے ہیں پھر زیادہ استعمال ہونے کی وجہ سے ہر مکروہ اور مصیبت پر لفظ (فتنہ) بولا جانے لگا جیسے قتل وغارت اور کفر وغیرہ۔ حضرت محمد ﷺ نے اپنی امت کو اس بات سے آگاہ فرمایا کہ قیامت آنے سے پہلے ہی بے شمار فتنے پیدا ہوں گے۔ جس میں حق وباطل کی تمیز نہ رہے گی۔ اور ایمان خطرے میں ہوگا۔ اگر ایک شخص صبح کے وقت مومن ہوا تو وہ شام تک کافر ہو چکا ہوگا۔ اگر شام کو مومن ہوا تو صبح تک کافر ہو چکا ہوگا۔ یہ فتنے بجلی کی تیز رفتار کی طرح رونما ہوں گے۔ تو پھر لوگوں کو سخت آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا۔[4]

ب: "فتن" قرآن کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ٥ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ٥ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ"[5]

(انھیں مارو جہاں بھی پاؤ اور انھیں نکالو جہاں سے انھوں نے تمھیں نکالا ہے اور (سنو) فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور مسجد حرام کے پاس ان سے لڑائی نہ کرو جب تک کہ یہ خود تم سے نہ لڑیں، اگر یہ تم سے لڑیں تو تم بھی انھیں مارو کافروں کا بدلہ یہی ہے۔ اگر یہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ ان سے لڑو جب تک کہ فتنہ نہ مٹ جائے اور اللہ تعالیٰ کا دین غالب نہ آجائے اگر یہ رک جائیں (تو تم بھی رک جاؤ) زیادتی تو صرف ظالموں پر ہی ہے۔)

ج: "فتن" احادیث کی روشنی میں

احادیث کی روشنی میں فتن:

"عن حذيفة بن اليمان، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «تكون فتن على أبو ابها دعاة إلى النار، فأن تموت و أنت عاض على جذل شجرة، خيرلك من أن تتبع أحدا منهم"[6]

(حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتنے پیدا ہوں گے ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے۔ ان میں سے کسی کے پیچھے لگنے سے بہتر ہے کہ تو کسی درخت کی جڑ چباتا ہوا مر جائے۔)

د: فتنوں سے بچتے رہنے کا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

'' وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ''

(اور اس عذاب سے ڈرتے رہو جو صرف ان ہی لوگوں کو نہیں پہنچے گا جو تم میں سے ظالم ہیں اور یقین رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔)

شرح سنن ابن ماجہ میں "کتاب الفتن" سے متعلق 36 باب ہیں۔ اس کتاب میں 3927 سے لے کر 4099 تک احادیث بیان ہوئی ہیں۔ 32 باب میں سے چند ایک باب کو بیان کیا جائے گا۔

1: ڈاکہ زنی کی ممانعت

ڈاکہ زنی کی ممانعت کے بارے میں علامہ صاحب نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

"عن جابر بن عبد الله، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «من انتهب نهبة مشهورة، فليس منا"[8]

(حضرت جابر بن عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کھلم کھلا ڈاکہ ڈالے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔)

شرح:

ا: شہر اور غیر شہر کی ڈکیتی کے ہونے میں مذاہب اربعہ

جمہور علماء نے کہا کہ (ويسعون في الارض فسادا) اس آیت سے ایک بات واضح ہوتی ہے کہ راستوں میں رکاوٹ پیدا کر کے شہریوں سے لڑنا لڑائی جھگڑا کرنا دونوں ایک برابر ہے۔ مالک، اوزاعی، لیث، احمد، شافعیؒ کا یہی مذہب ہے کہ باغی لوگ چاہے

بیرون شہر میں یا اپنے شہر میں فتنہ پھیلائے تو ان کی سزا یہی ہو گی بلکہ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں چلا گیا اور وہ دھوکہ سے دوسرے کو اِس کے گھر مار ڈالے تو اس کو پکڑ کر قتل کر دیا جائے۔ یہ کام امام وقت خود انجام دے گا نہ کہ مقتول کے وارث یہ کام کریں گے۔ اگر یہ معاف کرنا چاہے تو بھی ان کو کوئی اختیار حاصل نہیں بلکہ یہ جرم، بیواسطہ حکومتِ اسلامیہ کا ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں جو شخص مسلمانوں پر تلوار اٹھائے اور بے جا تنگ کریں، ان کے راستوں کو کٹھن بنائے تو امام المسلمین کو ان تینوں سزاؤں میں سے جو سزا دینا چاہے اس کا اختیار حاصل ہے۔ جیسے کہ اگر محرم شکار کریں تو اس کے بدلے شکار قربانی دے، روزے رکھے یا پھر مساکین کو کھانا کھلائے۔ بیماری کی وجہ سے جب حالت احرام میں سر منڈوانے اور خلاف احرام والے فدیئے میں بھی روزے رکھے قربانی دے یا پھر صدقہ کریں۔

علامہ لیاقت علی رضوی اس روایت کے حوالے سے اپنے مؤقف کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

جیسے اگر محرم شکار کریں تو اس کے بدلے شکار قربانی دے، روزے رکھے یا پھر مساکین کو کھانا کھلائے۔ بیماری کی وجہ سے جب حالت احرام میں سر منڈوانے اور خلاف احرام والے فدیئے میں بھی روزے رکھے قربانی دے یا پھر صدقہ کریں۔ اگر قسم کھا کر اس کو توڑ دیا جائے تو پھر اسلام میں اس کے کفارے کی تین صورتیں بتائی ہیں۔ پہلی صورت مسکینوں کو کھانا کھلانا دوسری صورت مسکینوں کو کپڑے لے کر دینا پھر آخر میں تیسری صورت کا ذکر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کروانا اسی طرح ان میں سے کسی ایک صورت کو پسند کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ اسی طرح مرتد لوگوں کی سزا بھی قتل ہے یا پھر ان کے ہاتھ پاؤں کو الٹے سیدھے کاٹ دیا جائے یا پھر ان کو وطن سے نکال دیا جائے۔[9]

2: کس طرح کے فتنے ہوں گے؟

کس طرح کے فتنے ہوں گے اِس کے بارے میں علامہ صاحب یہ حدیث بیان فرماتے ہیں:

"اذا وضع السيف فى امتى فلن يرفع عنهم الى يوم القيامة... قال ابوالحسن لما فرع ابو عبدالله من هذا الحديث قال ماهو له "[10]

(نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں) جب میری امت میں تلوار اٹھا لی جائے گی تو وہ قیامت تک ان سے اٹھائی نہیں جائے گی اور مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ گمراہ کرنے والے پیشواؤں کا ہے عنقریب میری امت میں سے کچھ قبائل بتوں کی پوجا کر لیں گے اور میری امت سے تعلق رکھنے والے کچھ قبائل عنقریب مشرکین کے ساتھ مل کر جائیں گے اور قیامت سے پہلے تین جھوٹے دجال ایسے آئیں گے، جن میں سے ہر ایک اس بات کا دعویدار ہو گا، وہ نبی ہے اور میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت ایسی رہے گی جو حق پر قائم ہو گی، اس کی مدد کی جائے گی اور جو لوگ ان کی مخالفت کریں گے، تو ان کی مخالفت انہیں کوئی نقصان

نہیں پہنچا سکے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (یعنی قیامت) آجائے گی) شیخ ابو الحسن کہتے ہیں کہ جب امام ابن ماجہؒ اس روایت کو بیان کرنے کے بعد فارغ ہوئے تو بولے یہ کتنی ہولناک ہے۔)

شرح:

حضرت نواس ابن سمعانؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دجال کے فتنوں کے بارے میں لوگوں کو اطلاع فراہم کی اور دجال کی فریب کاریوں کے بارے میں لوگوں کو آگاہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دجال اس وقت دنیا میں نمودار ہو جب میں آپ ﷺ لوگوں کے درمیان ہوں تو میں خود اس سے دلیل کے ذریعے غالب آؤں گا اور جھگڑوں پر قابو پالوں گا۔ اور اگر دجال اس وقت آیا جب میں نہ ہوں تو تم سب اس سے خود جھگڑنے والے ہوں گے اور تم سب افراد کا مددگار اللہ تعالیٰ ہو گا۔ تم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو گے۔[11]

علامہ لیاقت علی رضوی کا مؤقف یہ ہے کہ:

اگر بالفرض حضرت محمد ﷺ کی حیات مبارکہ میں دجال کا ظہور ہوتا تو حضرت محمد ﷺ خود دلیل کے ذریعے اس پر غالب آتے اور اِس پر غالب آنے کے لیے اپنی امت میں سے کسی کی بھی مدد کے محتاج نہ تھے۔ حضرت محمد ﷺ خود یہ بات جانتے تھے کہ دجال کا ظہور زمانہ نبوی کے بعد ہو گا جیسا کہ دیگر دلائل و قرائن اور دوسری احادیث مبارکہ سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے۔ ان باتوں کے باوجود نبی کریم ﷺ کا مذکورہ جملہ ارشاد فرمانا اصل میں دجال کے ظاہر ہونے کی حقیقت کو زیادہ واضح بیان کرتا ہے اور جن حضرات کا دجال سے واسطہ پڑنے والا ہے ان کو اِس کے فتنوں سے بچنے اور ان سے چوکنا کرنے کے پیشِ نظر تھا۔ جو مسلمان اس دنیا میں دجال کے ظہور کے وقت ہوں گے ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ عقلی اور شرعی و قطعی دلائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سے بحث و مباحثہ کرے اور دجال کی تکذیب کرے۔ اس طرح اس پر غالب آئے۔ میرے بعد اللہ تعالیٰ ہر مسلمان و مومن کا حافظ و مددگار ہو گا اور دجال کے فتنوں سے بچنے میں مدد دے گا۔[12]

3: فتنے کے زمانے میں ثابت قدمی اختیار کرنا

اس باب میں ثابت قدمی اختیار کرنے کے بارے میں درج ذیل حدیث بیان ہوئی ہے:

"عن أبي موسى الأشعري، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل المظلم، يصبح الرجل فيها مؤمنا، ويمسي كافرا، ويمسي مؤمنا، ويصبح كافرا، القاعد فيها خير من القائم، والقائم فيها خير من الماشي، والماشي فيها خير من الساعي"[13]

(حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت سے پہلے کچھ ایسے فتنے آئیں گے، جو تاریک رات کے ٹکڑے کی مانند ہوں گے ان میں صبح کے وقت آدمی مؤمن ہو گا اور شام کو کافر ہو چکا ہو گا یا کوئی شام کو مؤمن ہو گا تو صبح کافر ہو چکا ہو گا۔ اس میں بیٹھا شخص کھڑے ہوئے شخص سے بہتر ہو گا اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا شخص دوڑنے والے شخص سے بہتر ہو گا۔)

شرح:

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نیک کام کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔ اس سے پہلے ایسا نہ ہو وہ فتنے رونما ہو جائیں جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے ان فتنوں کا اثر یہ ہو گا کہ آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا تو شام کو کافر ہو جائے گا اگر شام کو مومن ہوا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔ دنیا کے تھوڑے سے سامان کی خاطر اپنا دین و مذہب بیچ ڈالے گا۔

لیاقت علی رضوی کا مؤقف اِس حدیث کے بارے میں یہ ہے کہ:

اعمال صالحہ میں جلدی کرنے سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ نیک اعمال کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔ کیا پتہ کب انسان کا ایمان ختم ہو جائے جب عقیدت کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوں تو بہت کم افراد ثابت قدم رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ آنے والا وقت لڑائی جھگڑے کا ہو سکتا ہے۔ اس لئے لوگوں کا ایمان سے پھر جانے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ پھر نیک اعمال کرنے کا موقع مل سکے یا نہیں اس لئے فتنوں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے مشابہت دی گئی ہے۔

کفر سے مراد ہے کہ گناہ کرنا لوگوں میں فتنہ پھیل جانا نعمتوں کا شکر ادا نہ کرنا اور ایسے کاموں میں ملوث ہو جانا جو کفر تک جائیں۔ ان سب حالتوں میں انسان مومن سے کافر بن جائے گا اللہ تعالیٰ کی حلال چیزوں کو حلال جاننے والا اور حرام کو حرام جاننے والا ایک دم بدل جائیں گے اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانے گا صبح کا مومن شام کو کافر بن جائے گا اور نتیجہ یہ ہو گا کہ عام لوگ ان کے فتنوں سے بچ نہیں سکیں گے۔ ان کی فریب کاریوں میں آجائیں گے وہ گروہوں کی صورت میں بٹ جائیں گے آپس میں خون ریزی بھی عام ہو گی۔ مخالفین ایک دوسرے کو نقصان پہنچائیں گے زناکاری، شراب اور حلال حرام میں فرق باقی نہیں رہے گا۔ اور مسلمانوں کو ناحق قتل کرنے لگیں گے اور گناہ کا ارتکاب کریں گے۔[14]

4: فتنے کے زمانے میں اپنی زبان پر قابو رکھنا

اپنی زبان پر قابو رکھنے سے متعلق اس شرح میں علامہ صاحب نے بہت سی احادیث ذکر کی ہے لیکن چند ایک درج ذیل ہیں:

"عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليقل خيرا أو ليسكت"[15]

(حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔)

" عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه"[16]

(حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو ترک کر دے۔)

شرح:

حضرت امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے اسلام کی خوب صورتی یہ ہے کہ بے فائدہ چیزوں کو ترک کر دیں۔

لیاقت علی رضوی اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ایسے کام کئے جائیں جن سے نہ صرف دنیا کا ہی فائدہ حاصل ہو بلکہ آخرت میں بھی ان کے کرنے کا ثواب ملتا ہو۔ دنیا کی لذت حاصل کرنے کے لئے بے فائدہ کام نہیں کرنے چاہیے۔ ان سے غفلت اختیار کرنا ہی بہتر ہے مثلاً دنیا کی اہم ترین ضرورتوں میں سے ایک غذا ہے جو کہ کھانے سے بھوک کو ختم کرتی ہے پانی کو پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے کپڑا زیب تن کرنے سے جسم کو چھپایا جاتا ہے اور چوتھا بیوی ہے جو کہ پاک دامنی پر قائم رکھتی ہے یہ ایسی چیزیں جو کہ زندگی کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں نہ کہ صرف نفس کی غلام ہے ایسی باتیں کرنا ممکن ہیں جن کا آخرت سے تعلق وابستہ ہو مثلاً ایمان واسلام اور احسان وغیرہ اور ایسے اعمال کرنے ہی نہیں چاہیے اور ایسی باتیں زبان سے مت نکالنی چاہیے جن کے کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ اگر تم کہیں جاؤ اور وہاں پیش آنے والے تمام واقعات کا ذکر اپنے ساتھیوں سے کرو اور اگر کوئی غیر ضروری باتیں تمہارے منہ سے نکل جائے جن کا کرنا ضروری نہیں تو یہ تمہارے لئے بے فائدہ ہو گی اور تم گناہ گار بھی ٹھہرائے جاسکتے ہو۔ بہت تفصیل سے باتیں بتانے سے تمہاری زبان لڑکھڑا جائے گی۔ اور تم گناہ کا ارتکاب کر بیٹھو گے۔[17]

5: مال کے آزمائش ہونے کا بیان

مال کے آزمائش ہونے کے بیان سے متعلق یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔

" حدثه عن عبد الله بن عمرو بن العاص، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، أنه قال: إذا فتحت عليكم خزائن فارس والروم، أي قوم أنتم؟ ، قال عبد الرحمن بن عوف: نقول كما أمرنا الله، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أو غير ذلك تتنافسون، ثم

تتحاسدون، ثم تتدابرون، ثم تتباغضون، أو نحو ذلك، ثم تنطلقون في مساكين المهاجرين، فتجعلون بعضهم على رقاب بعض"[18]

(حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تمہارے لئے فارس اور روم کے خزانے کھول دیئے جائیں گے، تو تم کون سی قوم ہو گے ؟ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے عرض کی: ہم وہی بات کہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہو گا، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مختلف بھی ہو سکتا ہے تم لوگ (دنیاوی مال و اسباب میں) دلچسپی محسوس کرو گے پھر تمہارے درمیان باہمی حسد پیدا ہو گا، پھر تم لوگ باہمی لاتعلقی کا اظہار اختیار کرو گے، پھر تم ایک دوسرے پر غصے ہو گے (راوی کو شک ہے یا شاید اسی کی مانند الفاظ ہیں) پھر تم غریب مہاجر بن جاؤ گے اور ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دو گے۔)

شرح:

ا: قارون کے خزانوں میں تکبر و غرور کا محل

قارون حضرت موسیٰؑ کے چچا کے لڑکے کا نام تھا۔ اس کا نسب قارون بن یصہر بن قاہیث اور موسیٰؑ کا نسب موسیٰ بن عمران بن قاہیث، قارون کو لوگ منور کہتے تھے کیونکہ یہ تورات بہت خوب صورت اور خوش آواز سے پڑھتا تھا، اس کے پاس مال بہت زیادہ ہو گیا تھا وہ تکبر کی وجہ سے اپنے خدا کو بھول گیا۔

ب: نیک لوگوں کا قارون کی نصیحت کرنے کا واقعہ

نیک لوگوں نے قارون کے تکبر اور غرور کو دیکھ کر اس کو نصیحت کی کہ تم لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کر غرور اور تکبر کی دنیا سے نکل آؤ یہ تیرے لیے بہتر ہو گا۔ ورنہ اس طرح تو اللہ کی محبت سے دور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں تمہیں دی ہیں ان میں سے دوسروں پر خرچ کرو۔

ج: اپنی عقل و دانش پر مغرور قارون کا واقعہ

قوم کے نیک لوگوں کی نصیحت سن کو قارون نے جواب دیا کہ تم تمام تر افراد اپنی وعظ و نصیحت اپنے پاس رکھو۔ مجھے دینے کی ضرورت نہیں میں جانتا ہوں میں نے اپنا مال کہا خرچ کرنا ہے یہ مال میرا اپنا ہے خدا نے مجھے اس قابل سمجھا اور مجھے دیا ہے تم مجھ کو نہ بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا ہے میں ایک عقلمند ہو اور میں نے اپنی عقل کے بل بوتے پر یہ مال حاصل کیا ہے۔

د: سامان تعیش کی فروانی

ایک دن قارون اپنی شان والی سواری پر سوار تھا س نے بہت ہی عمدہ لباس زیب تن کیا تھا اس کے ساتھیوں نے بھی بے حد خوبصورت پوشاکیں پہنی تھیں جن کو دیکھ کر لوگوں کے منہ سے پانی آگیا اور انہوں نے حسرت کی کہ اللہ تعالیٰ اس پر کتنا مہربان ہے یہ تو قسمت والا اور خوش نصیب ہے ان سب کی باتیں سن کر مومن اور نیک بندوں نے ان کو نصیحت کی کہ تم دنیا کی دو چار دن کی زندگی کے لئے آخرت کی زندگی سے انکار نہیں کر سکتے آخرت کی زندگی دائمی ہے اور اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کے لئے جنت بنا رکھی ہے۔ یہ دنیا کی زندگی کی آسائش صرف چند دنوں کے لئے ہے کہ یہ دنیا ختم ہو جائے گی۔ یہ الفاظ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دار رہنے کے لئے تھے۔

ہ: خزانوں سمیت قارون کا زمین میں دھنس جانے کا واقعہ

قارون کی موت حضرت موسیٰؑ کی بد دعا سے ہوئی۔ ایک بیان میں یہ ہے کہ قارون نے ایک عورت کو بہت زیادہ مال دیا اور کہا کہ تم نے حضرت موسیٰؑ پر الزام لگانا ہے کہ تم نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا ہے۔ اس عورت نے آکر ایسا ہی کیا کہ جب حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل میں کھڑے لوگوں سے خطاب کر رہے تھے تو اس عورت نے آپؑ پر الزام لگائے تو آپ نے اسی وقت نماز کی نیت کر لی اور نماز سے فارغ ہو کر اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے تجھے اس خدا کی قسم جس نے فرعون کو سمندر کے درمیان میں غرق کر دیا تھا یہ ایک سچا واقعہ ہے یہ سب سن کر عورت ڈر گئی اور اس نے سچ سب کے سامنے بتا دیا اور آپؑ سے معافی مانگی۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور سچے دل سے توبہ کی پھر حضرت موسیٰؑ سجدہ ریز ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے قارون کی تباہی کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰؑ میں نے تیری دعا قبول کی اور زمین کو حکم دیا کہ وہ قارون اور اس کے خزانوں کو نگل جا ایسا ہی زمین نے کیا۔[19]

6: قیامت کی نشانیوں کا بیان

علامہ صاحب نے قیامت کی نشانیوں کا بیان فرماتے ہوئے یہ احادیث بیان فرمائی ہیں۔

" فقال: يا رسول الله متى الساعة؟ فقال: ما المسئول عنها بأعلم من السائل، ولكن سأخبرك عن أشراطها، إذا ولدت الأمة ربتها، فذاك من أشراطها، وإذا كانت الحفاة العراة رءوس الناس، فذاك من أشراطها، وإذا تطاول رعاء الغنم في البنيان، فذاك من أشراطها، في خمس لا يعلمهن إلا الله ، فتلا رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله عنده علم الساعة، وينزل الغيث، ويعلم ما في الأرحام"[20]

(یارسول اللہ ﷺ! قیامت کب آئے گی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا

میں تمہیں اس کی نشانیاں کے بارے میں بتاتا ہوں، جب کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی تو اس کی نشانیوں میں ایک ہو گی، جب برہنہ پاؤں جسم والے لوگ، لوگوں کے حکمران بن جائیں گے، تو اس کی نشانیوں میں سے ایک بات ہو گی، جب بکریوں کے چرواہے ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کریں گے، تو یہ اس کی نشانیاں میں سے ایک بات ہو گی پانچ چیزیں ایسی ہیں، جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہو سکتا ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے وہ بارش نازل کرتا ہے اور وہ یہ جانتا کہ رحموں میں جو کچھ ہے۔)

" عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: لا تقوم الساعة حتى يفيض المال، وتظهر الفتن، ويكثر الهرج ، قالوا: وما الهرج يا رسول الله؟ قال: «القتل، القتل، القتل ثلاثا"[21]

(حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرمؐ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، جب تک مال عام نہیں ہو جائے گا، فتنے ظاہر نہیں ہوں گے اور ہرج بکثرت نہیں ہو گا، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ حرج سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قتل، غارت گری یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔)

شرح:

ا: قیامت کی علامتوں کا بیان

شرط سے مراد وہ چیز ہے جو کسی وقوع پذیر ہونے والی چیز کو ظاہر کرے اس کی جمع "اشراط" ہے۔ اشراط سے مراد وہ علامتیں اور نشانیاں ہیں جو قیامت کے وقوع پذیر ہونے کو ظاہر کریں گی۔ قیامت کے نشانیوں کو واضح طور پر بیان کیا جاتا ہیں مثال کے طور پر قیامت کے قریب تر ہونے کی علامتوں میں سے بڑی علامتیں مندرجہ ذیل بیان کی جاتی ہیں۔ لونڈی کا اپنے مالک کو جنم دینا، عمارتوں کو اتنا بلند تعمیر کرنا تو وہ ایسے محسوس ہو جیسے آسمان کو چھو رہی ہو، امانت میں خیانت کرنا، بدکاری کا انجام عام ہو جانا، شراب نوشی کے اڈے سر عام چلنے، مردوں کا تعداد میں کم ہونا اور عورتوں کی تعداد کا کثیر ہونا، لڑائیاں، فتنہ و فساد پھیلانا، جہل و نادانی کرنا وغیرہ اس طرح کی تمام نشانیوں کو انسان غلط نہیں مانتا وہ کہتا ہے کہ ایسا سب کچھ شروع سے ہوتا آرہا ہے یہ سب عام ہیں تو ان کو کرنے میں قباحت کیسی ہے تو وہ ان سب کو غلط تسلیم نہیں کرتے اوپر بیان کی گئی علامات کا معاشرے میں کثرت سے پایا جانا اور ان کا رواج عام سے عام تر ہو جانا ایک فیشن سمجھا جائے گا۔[22]

ب: قتل وغارت کی پیش گوئی کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ وقت بھی آنے والا ہے جب زمانے ایک دوسرے کے قریب ہوں گے، علم اُٹھالیا جائے گا، فتنے پھوٹ پڑیں گے، بخل ڈالا جائے گا اور ہرج زیادہ ہو گا۔ صحابہ کرام نے یہ سن کر عرض کیا کہ ہرج کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا قتل۔

لیاقت علی رضوی کا اپنا مؤقف اِس حدیث کے بارے میں یہ ہے کہ

زمانے ایک دوسرے کے قریب ہوں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت قریب ہو گی۔ یعنی دنیا کا زمانہ اور آخرت کا زمانہ قریب تر ہو گا مثال کے طور پر ہر جگہ دو قسم کے لوگ پائے جائے گے بُرے لوگ اور اچھے لوگ، یہ دونوں قسم کے لوگ ایک دوسرے کے قریب تر ہوں گے قیامت کے نزدیک ہونے کے علامات میں سے ایک علامت ہے۔

پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ حکومتیں دیر پا نہیں ہوں گی۔ مختلف اختلافات اور لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے حکومتیں تبدیل ہوتی رہیں گی ان کا عرصہ حکومت مختصر سے مختصر ہو تا چلا جائے گا ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگوں کی عمریں بہت کم ہو گی۔ لوگ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائیں گے اور دنیا کی عیش و عشرت میں پڑ جائیں گے اور زمانہ سے برکت نکل جائے گی۔ لوگوں میں فساد ہو گا۔ رات اور دن اتنا مختصر محسوس ہوں گے سال مہینوں کے برابر مہینے ہفتوں کے برابر اور ہفتے دنوں کے برابر محسوس ہونے لگے گے۔ اور سالوں پہلے گزارا ہوا ہو واقعہ کل کی بات محسوس ہو گا۔ علم اٹھالیا جائے گا اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا سے علم رکھنے والے لوگوں کی کمی ہو جائے گی اور اس طرح حقیقی علم نہ ہونے کے برابر ہو جائے گا۔ علم کا چراغ بالکل گل ہو کر رہ جائے گا۔[23]

7: دابۃ ارض کا بیان

دابۃ ارض کا بیان سے متعلق یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔

"حدثنا عبد الله بن بريدة، عن أبيه، قال: ذهب بي رسول الله صلى الله عليه وسلم، إلى موضع بالبادية قريب من مكة، فإذا أرض يابسة حولها رمل، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:تخرج الدابة من هذا الموضع، فإذا فتر في شبر قال ابن بريدة: فحججت بعد ذلك بسنين، فأرانا عصا له فإذا هو بعصاي، هذه هكذا، وهكذا"[24]

(عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مجھے ساتھ لے کر جنگل کی طرف گئے جو مکہ کے قریب تھا وہاں ایک خشک جگہ تھی جس کے ارد گرد ریت موجود تھی، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس مقام سے دابۃ الارض نکلے گا، وہ جگہ اتنی تھی جتنی ایک بالشت ہوتی ہے۔" ابن بریدہ کہتے ہیں:

اس کے کئی برس بعد میں حج کرنے کے لئے گیا تو (میرے والد نے) اپنے عصا کے
ساتھ وہ بات بتائی تو وہ میرے اس عصا جتنی تھی، یعنی اتنی اور اتنی۔)

شرح:

حضرت حذیفہ ابن اسید غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم سب لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ حضور پاک ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ تم آپس میں کیا باتیں کر رہے ہو تو انہوں نے فرمایا کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو گی۔ پھر آپ ﷺ نے دس نشانیاں ایک ترتیب سے فرمائی۔

۱۔ دھواں ۲۔ دجال ۳۔ دابۃ الارض ۴۔ سورج کا مغرب سے نکلنا ۵۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم کا نازل ہونا ۶۔ یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا، ۸+۷ نشانی کے طور پر آپ ﷺ نے تین خسوف کا یعنی (تین مقامات پر زمین کا دھنس جانے کا) ذکر فرمایا ایک تو مشرق کے علاقہ میں دوسرے مغرب کے علاقہ میں تیسرے جزیرہ عرب کے علاقہ میں اور دسویں نشانی جو سب کے بعد ظاہر ہو گی وہ آگ ہے۔ جو یمن کی طرف سے نمودار ہو گی جو لوگوں کو اپنے گھیرے میں لے کر حشر زمین کی طرف جائیں گے۔ دسویں نشانی میں یمن کی آگ جو عدن کی طرف سے نمودار ہو گی اور لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ اس کے علاوہ دسویں نشانی میں یہ بھی واضح ہے کہ ہوا ایسی چلے گی جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔[25]

دابۃ الارض سے مراد ایک عجیب الخلقت اور نادر شکل کے جانور ہے۔ جو کہ صفا مروہ کے اور مسجد حرام کے درمیان سے نمودار ہوں گے۔ ان کا ذکر قرآن پاک میں بھی کیا گیا ہے۔ یہ جانور ساٹھ گز لمبے ہوں گے ان کی صورت چوپایہ کی صورت جیسی ہو گی۔

علامہ لیاقت علی رضوی کا موقف یہ ہے کہ:

بعض حضرات نے فرمایا کہ ان کی شکل کچھ اس طرح ہو گی چہرہ انسانوں کی طرح پاؤں اونٹ کی طرح گردن گھوڑے کی طرح ہوں گی ہاتھ بندر کی طرح اور بارہ سنگھے کی طرح ان کے سینگ ہوں گے۔ یہ جانور کوہ صفا سے نمودار ہوں گے اور ان کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا مبارک ہو گا اور ایک ہاتھ میں حضرت سلیمانؑ کی انگشتری ہو گی وہ تمام علاقہ اور جگہ میں چاروں طرف اس طرح پھیل جائیں گے کہ کوئی شخص ان کا پیچھا نہیں کر سکے گا ان کے دوڑنے کی رفتار بہت تیز ہو گی کوئی بھی ان سے بچ نہیں سکے گا جو مومن ہونگے۔ ان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصاء سے ان کے ماتھے پر مہر لگا دے گا اور جو لوگ کافر ہونگے ان کے ماتھے پر حضرت سلیمانؑ کی انگشتری سے سیاہ مہر لگا دے گا اور اس کے منہ پر کافر لکھ دے گا۔

دابۃ الارض تین بار نکلے گے ایک بار حضرت امام مہدیؑ کے زمانہ میں دوسری بار حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں اور آخری اور تیسری بار آفتاب کے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کے بعد۔[26]

نتیجہ بحث:

شرح سنن ابنِ ماجہ (لیاقت علی رضوی) کے مطالعہ اور مباحث سے مندرجہ ذیل نتائج روز روشن کی طرح عیاں ہوتے ہیں:

1. علامہ لیاقت علی رضوی نے اپنی شرح سنن ابن ماجہ میں ہر بات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں فقہا کرام کے اقوال کو بھی تحریر کیا اور مذاہب اربعہ کی رائے بھی پیش کی گئی۔
2. علامہ محمد لیاقت علی رضوی نے اپنی شرح میں دو تین احادیث مبارکہ اور ان کا ترجمہ تحریر کرنے کے بعد اکٹھی ہی ان کی شرح بیان فرمائی۔
3. علامہ محمد لیاقت علی نے بہت سے ابواب ایسے ہیں جن کی شرح نہیں بیان فرمائی۔
4. علامہ صاحب نے کتاب کے نام کو لکھنے کے بعد اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے دیگر پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ان سب کے بعد انہوں نے ابواب کو تحریر کرنے کا باقاعدہ آغاز فرمایا۔
5. اسلوب بیان نہایت شاندار اور الفاظ کو خوب آسان طریقے سے بیان کیا کہ پڑھنے والا آسانی کے ساتھ مفہوم تک پہنچ سکتا ہے۔
6. علامہ صاحب شرح کو نہ اتنا مختصر بیان کرتے کہ سمجھ نہ آئے اور نہ اتنا طویل بیان کرتے کہ عنوان کے آگے سے آگے بات نکل جائے بلکہ جامع اور مختصراً انداز میں تشریح و توضیح کرتے ہیں۔

مصادر و مراجع

1. ابو حنیفہ، نعمان بن ثابتؒ، امام، شرح فقہ اکبر، (مترجم و شارح) علامہ محمد لیاقت علی رضوی، شبیر برادرز، لاہور، 2017ء، ص 41-48

Abu Hanifah, Numan bin Sabit, Imam, Sharh Fiqh Akbar, (Mutrajam and Sharah) Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi, Shabir Brothers, Lahore, 2017, p. 41-48

2. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب حرمۃ دام المؤمن ومالہ، دار الجیل، بیروت، ۱۹۹۸ حدیث نمبر 3934

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn Majah, Kitab al-Fittan, Baab Haramat Daman al-Mu'min wa Mala, Dar al-Jail, Bairoot, 1998 Hadees 3934

3. لوئیس معلوف، المنجد، (مترجم) مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص 627

Louis Maaloof, Al-Manjad, (Mutrajam) Maulana Abdul Hafeez Bulawi, Maktaba Qudousia, Lahore, 2009, p. 627

4. ابن ماجۃ، أبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، (مترجم) مولانا عطاء اللہ ساجد، مکتبہ دارالسلام، سعودی عرب، ۲۰۰۶، ج ۵، ص ۲۵۳

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, (Mutrajam) Maulana Ataullah Sajid, Maktaba Dar al-Salam, Saudi Arabia, 2006, vol.5, p.253

5. البقرۃ- ۱۹۳-۱۹۱

Al-Baqarah- 193-191

6. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العزلۃ، دارالجیل، بیروت، ۱۹۹۸ حدیث نمبر ۳۹۲۷

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, Kitab al-Fittan, Baab Al-Izlah, Dar al-Jail, Bairoot, 1998 Hadees 3927

7. الانفال – ۲۵

Al-Anfal - 25

8. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب النہی عن النہبۃ، دارالجیل، بیروت، ۱۹۹۸ء، حدیث نمبر ۳۹۳۵

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, Kitab al-Fittan, Baab Al-Nahi an-Nahbah, Dar al-Jail, Bairoot, 1998, Hadees 3935

9. ابن ماجہ، أبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، (مترجم) علامہ محمد لیاقت علی رضوی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ج ۶، ص 431-432

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, (Mutrajam) Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi, Shabir Brothers, Lahore, 2015, vol.6, pp. 431-432

10. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب ما یکون من الفتن، دار الجیل، بیروت، ۱۹۹۸ء، حدیث نمبر ۳۹۵۲

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, Kitab al-Fittan, Baab Ma Yakun min al-Fittan, Dar al-Jail, Bairoot, 1998, Hadees 3952

11. ابن ماجہ، اَبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، (شارح) علامہ محمد لیاقت علی رضوی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ج ۶، ص ۴۴۴

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, (commentary) Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi, Shabir Brothers, Lahore, 2015, vol.6, p.444

12. ایضاً، ص 447

Ibid, p. 447

13. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب التثبت فی الفتن، دار الجیل، بیروت، ۱۹۹۸ء، حدیث نمبر 3961

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, Kitab al-Fittan, Baab al-Tasbih fi fittan, Dar al-Jail, Bairoot, 1998, Hadees 3961

14. ابن ماجہ، اَبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، (شارح) علامہ محمد لیاقت علی رضوی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ج ۶، ص ۴۵۹-۴۶۰

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, (commentary) Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi, Shabir Brothers, Lahore, 2015, vol.6, pp. 459-460

15. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب کف اللسان فی الفتنۃ، دار الجیل، بیروت، ۱۹۹۸ء، حدیث نمبر 3971

. Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, Kitab al-Fittan, Baab Kaf al-Lsan fi al-Fittana, Dar al-Jail, Bairoot, 1998, Hadees 3971

16. ایضاً، ۳۹۷۶

Ibid, 3976

17. ابن ماجہ، اَبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، (شارح) علامہ محمد لیاقت علی رضوی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ج ۶، ص ۴۶۷-۴۶۶

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, (commentary) Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi, Shabir Brothers, Lahore, 2015, vol.6, pp. 467-466

18. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ المال، دارالجیل، بیروت، ۱۹۹۸ء، حدیث نمبر ۳۹۹۶

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, Kitab al-Fittan, Baab Fittana Al-Mal, Dar al-Jail, Bairoot, 1998, Hadees 3996

19. ابن ماجہ، اَبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، (شارح) علامہ محمد لیاقت علی رضوی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ج ۶، ص ۴۸۲-۴۷۸

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, (commentary) Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi, Shabir Brothers, Lahore, 2015, vol.6, p.482-478

20. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب اشراط الساعۃ، دارالجیل، بیروت، ۱۹۹۸ء، حدیث نمبر ۴۰۴4

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, Kitab al-Fittan, Baab Ashrat al-Sa'ah, Dar al-Jail, Bairoot, 1998, Hadees 4044

21. ایضاً، حدیث نمبر 4047

Ibid, Hadees 4047

22. ابن ماجہ، اَبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، (شارح) علامہ محمد لیاقت علی رضوی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ج ۶، ص 510

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, (commentary) Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi, Shabir Brothers, Lahore, 2015, vol.6, p.510

23. ایضاً، ص 514

Ibid, p. 514

24. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب دابۃ الارض، دار الجیل، بیروت، ۱۹۹۸ء، حدیث نمبر ۴۰۶۷

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, Kitab al-Fittan, Baab Dabat al-Arz, Dar al-Jail, Bairoot, 1998, Hadees 4067

25. ابن ماجہ، اَبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، امام، سنن ابن ماجہ، (شارح) علامہ محمد لیاقت علی رضوی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ج ۶، ص ۵۳۰

Ibn-e-Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Al-Qazwini, Imam, Sunan Ibn-e-Majah, (commentary) Allama Muhammad Liaqat Ali Rizvi, Shabir Brothers, Lahore, 2015, vol.6, p.530

26. ایضاً، ص 531

Ibid, p. 531